بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

جلد ۴ | امرتسر ۔ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۶

مرزا صاحب ۔ اُنکے مخالف

اور

ان دونوں کا انجام

اخبار "الفضل" قادیان میں ایک مضمون نکلا ہے جو نہ صرف قابل تصدیق ہے بلکہ قابل تحسین ۔ آج ہم اس مضمون کو واقعات کی روشنی میں لاکر با انصاف پبلک سے عموماً اور اتباعِ مرزا صاحب سے خصوصاً انصاف کی داد چاہتے ہیں ۔ مذکورہ مضمون یہ ہے ۔

"**سنت اللہ** اللہ تعالےٰ کی قہری تجلیات کا ظہور جس عظمت و ہیبت کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا ہے ویسا کسی اور وقت میں نہیں ہوتا ۔ وجہ یہ کہ اسوقت اللہ تعالےٰ اپنے مرسل کے ذریعے دنیا میں ضلالت اور رشد بطالت اور راستی میں کھلا کھلا امتیاز پیدا کر دیتا ہے ۔ اور جو از راہ شرارت اس میں روک بنتا ہے اسے عبرتناک

انجام کو پہنچا کر دوسروں کیلئے ہدایت کی راہ صاف کیجاتی ہے۔ اسی سنت اللہ کے ماتحت خدائے قادر کا زبردست ہاتھ ہمیشہ اپنے پیاروں کی محافظت فرماتا اور مکذبین کو ان کے ناپاک عزائم میں نامراد رکھتا ہے۔ مومنوں کی ترقی اور مخالفوں کی ہلاکت کا سامان کیا جاتا ہے اور وہ غرض پوری ہوتی ہے جس کیلئے انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے جاتے ہیں

عقل کا فیصلہ عقلاً بھی اس معیار کی سچائی ثابت ہے جو شخص کسی کے پیارے کو اذیت پہنچائے اور اس کے راستہ میں روک بنے وہ اپنی طاقت کے مطابق اس کے مقابلہ کیلئے کھڑا ہو جاتا اور اپنی غیرت کا اس موقعہ پر اظہار کرتا ہے۔ اگر معمولی انسان اپنے پیاروں کی تائید میں کھڑا ہو سکتا ہو اور دشمنوں کی سرکوبی کیلئے جدو جہد کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کیلئے غیرت کا اظہار نہ کرے۔

قرآن مجید کی شہادت قرآن مجید میں اس معیار کو باین الفاظ بیان کیا گیا ہے۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (انعام ع ۲) فرمایا۔ تجھ سے پہلے جو رسول گذرے ہیں ان کے ساتھ بھی ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا۔ مگر آخر ہوا کیا۔ یہ کہ وہ لوگ جو ان سے شرارتاً ہنسی اور تمسخر کرنے والے تھے عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ ذرہ دنیا میں پھر کر دیکھو تو کہ مکذبین کا کیسا عبرتناک انجام ہوا۔

دوسری جگہ فرمایا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (انعام ع ۳) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر افترا کرے یا اس کی طرف سے آنے والے کی باتوں کو جھٹلائے۔ بات یہ ہے کہ ظالم کبھی

کامیاب نہیں ہوتے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ جس طرح مفتری علے اللہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سچے کو جھٹلانے والا بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ غرض سچے مدعی نبوت کی صداقت کا یہ بھی ایک معیار ہے کہ اس کے دشمن اور معاند ناکام رہتے اور عبرتناک انجام کو پہنچتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) کا الہام حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا الہام ہے "انی مھین من اراد اھانتک" خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا میں اسے ذلیل اور رسوا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت مستمرہ اور اس خاص وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دشمن جس طرح اپنے ارادوں میں ناکام رہے اور ان کا جو انجام ہوا اس کا کچھ ذکر اسوقت کیا جاتا ہے" (الفضل ۲۰۔ اگست ۳۲ء)

مرقع اس مضمون میں ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی قابل تردید یا قابل شک نہیں۔ اس کے ساتھ ہم ایک پرانا نوٹ لگادیں جو بحکم اصول حدیث مرزا صاحب کی حدیث مرفوع کے حکم میں ہے' تو اس مضمون پر جلا آجائے۔ وہ نوٹ یہ ہے۔ مرزا صاحب اور حکیم نور الدین صاحب کی موجودگی میں

" مولوی محمد احسن امروہی نے ۱۷ جنوری (۱۹۰۸ء) کو سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے۔ اور دس راتوں سے مراد دس صدیاں لیں تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ والشفع والوتر میں تیرہویں اور چودہویں صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے۔ یعنی پھر چودہویں میں آفتاب نبوت طلوع کریگا۔ اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرینگے تو جو ہوگا

جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا" (اخبار بدر ۲۳- جنوری ۱۹۱۱ء ص ۵)

ناظرین! یہ ہے وہ سنت اللہ جو مولوی محمد احسن صاحب نے مرزا صاحب اور حکیم نورالدین صاحب کے سامنے خطبہ جمعہ میں بیان کی اور ان دونوں بزرگوں نے سنی۔ اب سوال یہ ہے کیا اس سنت اللہ کے موافق مرزا صاحب کے مخالف عادی اور فرعونی قوم کی طرح ہلاک ہوئے یا مرزا صاحب اُن کے سامنے خود ہلاک ہو گئے۔ قرآن مجید میں عادیوں۔ ثمودیوں اور فرعونیوں کا قصہ مذکور ہے۔ اس میں الفاظ یوں آئے ہیں۔

"كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ - فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ - سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ - فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ - وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً -

"یعنی ثمود اور عاد قوم نے عذاب کو جھٹلایا ثمودی تو سخت عذاب سے ہلاک کئے گئے عاد قوم سخت تیز ہوا سے تباہ کی گئی۔ خدا نے ان پر ہوا کو سات راتیں اور آٹھ دن پے در پے جاری رکھا پس تم دیکھتے کہ اس ہوا میں ساری قوم مردہ پڑی ہوئی تھی گویا وہ کھجوروں کے تنے تھے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو بھی دیکھتے ہو۔ ان کے بعد فرعون اور اس کے پہلے لوگ اور اُلٹی بستی والوں (لوطیوں) نے گناہ کئے اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی تو خدا نے ان کو سخت عذاب میں پھنسایا"

یہ ہے وہ عذاب جو عاد۔ ثمود اور فرعون وغیرہ پر آیا تھا جس میں اُن میں سے

کوئی نہ بچا۔ پھر لطف یہ ہے کہ اُس زمانہ کے نبیوں کے سامنے آیا اور وہ نبی نکل گئے۔ یہاں کیا حال ہے! (بقول مرزا صاحب) مرزا صاحب کے سخت ترین[1] مخالف زندہ۔ ساری قوم مسلمانان زندہ۔ ساری اقوام کفار عیسائی، ہندو، آریہ، سکھ، جینی، پارسی، بدھ وغیرہ زندہ۔ اُن ساری قوم نصاریٰ (بقول مرزا صاحب) یاجوج ماجوج زندہ۔ بلکہ (بقول مرزا صاحب) دجال پادری اور عیسائی بھی زندہ۔ نہیں زندہ تو مسیح موعود جو (بقول مولوی محمد احسن) اس زمانہ کا نبی تھا۔ آہ ؎

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

وہ زمانہ کیسا بارونق تھا کہ ہفتہ میں کئی دفعہ بذریعہ اخبارات قادیان سے الہامات سننے میں آتے تھے۔ ہر موسم کے موافق الہام ہوتے تھے۔ مثلاً

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

پیٹ میں درد ہوا تو بطور دوا کے الہام ہوتا تھا

"پیپر منٹ"

عذاب آخرت سے غافل ہوئے تو الہام ہوا

"میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا"

کبھی دیسی (پنجابی) زبان کا غلبہ ہوا تو الہام ہوا۔

"اللہ اللہ سدّھا ہوا اللہ"

آج کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ بازار سرد، دُکان ٹھنڈی، تجارت مدھم، غرض نہ وہ لطف صحبت ہے نہ دیدار راحت۔ کیا کہیں ؎

لکھنؤ گلزار تھا لیکن فضا جاتی رہی

پھول مرجھانے لگے نشو و نما جاتی رہی

---

[1] مرزا صاحب نے اپنے حسن ظن سے لکھا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے استہزاء کرنے میں مولوی ثناء اللہ سب علماء سے بڑھا ہوا ہے۔ (حقیقۃ الوحی) ۱۲

پیارے مرزائیو! غور تو کرو یہ سنت اللہ کیا فیصلہ کرتی ہے، کس کا کس سے مقابلہ دکھاتی ہے، کیا تم اتنا کہنے سے اس سنت اللہ کی تکذیب کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے کہ مولوی محمد حسین صاحب ناکام فوت ہو گئے۔ افسوس! اچھا تمہارا یہ جواب بھی ہم ناظرین تک پہنچاتے ہیں تاکہ تم نہ کہو کہ ہماری خوشی نہ ہوا۔ پس سنو!

"**مولوی محمد حسین بٹالوی کا عناد** حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جب دعوئے ماموریت کیا تو مولوی محمد حسین بٹالوی سب سے پہلے آپ کے مقابل پر نکلے، چونکہ اُنہوں نے حضرت مسیح موعود کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کے دلائل سے متاثر ہو کر[۵۲] آپ کی بیحد تعریف کی تھی اس لئے انہیں خیال آیا کہ شاید میری تعریف ہی دعوے کا موجب ہوئی ہے۔ اس خیال کے ماتحت اُنہوں نے حضرت مسیح موعود کی آواز کو دبانے اور آپ کے مشن کو نابود کرنے کیلئے انتہائی کوشش شروع کر دی۔ بلکہ متکبرانہ انداز میں یہانتک اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" میں لکھدیا کہ میں نے ہی اسے بڑھایا ہے اور میں ہی اسے گراؤنگا۔ چنانچہ لکھا۔ "اشاعت السنہ" کا خصوصیت کے ساتھ یہ فرض ہے کہ اس فتنۂ قادیانی کو روکے اور بہمہ تن اسی کے دعاوی کورد کرنے کے درپئے ہو۔ اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے۔ اس (قادیانی) کی موجودہ جماعت وجمعیت کو تتر بتر کرنے کی کوشش کرے اور آیندہ مسلمانوں خصوصًا اہلحدیث کو اس جماعت میں داخل ہونے سے بچائے۔ اگر اشاعۃ السنہ کا ریویو براہین —— اس کو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا۔ لہذا اسی اشاعۃ السنہ کا فرض اور اسی کے ذمہ یہ ایک فرض تھا کہ

۵۲ براہین کے دلائل کا اثر دیکھنا ہے تو رسالہ "علم کلام مرزا" دیکھئے ۱۲ (مرقع)

اس نے جیسا اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرادے۔" (جلد ۱۳ صـ۳ و ۴*)

اللہ اللہ کتنا بڑا بول تھا جو مولوی محمد حسین کی زبان سے نکلا اور کتنی جسارت تھی کہ اس نے کہدیا کہ جسطرح میں نے اسے آسمان پر چڑھایا اسی طرح اب زمین پر گراؤنگا۔ مگر وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو "انی مھین من اراد اھانتک" کی بشارت دی تھی اور جس کی سنت یہ ہے کہ وہ اپنے فرستادوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید و نصرت کرتا ہے اس نے بطور سزا مولوی محمد حسین صاحب کو تمام مکائد میں نامراد رکھا۔

جماعت احمدیہ میں اہلحدیثوں کی شمولیت | مولوی صاحب نے سر توڑ کوشش کی کہ کوئی اہلحدیث فرقہ سے جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہو۔ لیکن عام لوگوں کو چھوڑ کر ایسے چوٹی کے اہلحدیث جماعت میں داخل ہوئے جن کی مثال نہیں مل سکتی تھی۔ مثلاً حضرت سیدنا مولانا نورالدین حضرت مولوی برہان الدین صاحب۔

مولوی محمد حسین صاحب کی ناکامی | پھر مولوی صاحب نے اپنی زندگی کا مقصد یہ قرار دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو زمین پر گرادے۔ لیکن ہر ممکن سعی کرنے کے باوجود ان کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ ان کو چند ہی دنوں کے بعد خود لکھنا پڑا۔

"اے خیر خواہانِ ملک و قوم اہل اسلام! کیا آپ صاحبوں نے ہمارا مضمون فتنہ قادیانی نمبرا مندرجہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ نہیں دیکھا۔ اور اس قادیانی کے پاس ساٹھ ہزار اشخاص کا آنا اور ان کی مہمانداری

ـــ۳ ساٹھ ہزار آدمی قادیان سے بٹالہ تک (۱۱ میل) جگہ روکیں گے کیا کبھی اتنے ہوئے تھے۔ پھر ساٹھ ہزار کے ۳ جلسہ میں دس ہزار روپے مع خرچ خوراک کافی ہو سکتے ہیں۔ (مرقع) * حوالہ ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

میں دس ہزار روپے کے قریب صرف ہونا نہیں پڑھا۔" (فتنہ کامیابی نمبر)

گویا ان کی ہر مخالفانہ تدبیر کے باوجود سیدنا حضرت مسیح موعود مرجع خلق بنتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک قلیل عرصہ میں قادیان میں ساٹھ ہزار آدمی آپ کی خاطر آئے۔ اور ان کی مہمانداری پر دس ہزار روپیہ صرف ہوا۔ جو مولوی صاحب کی ناکامی کا بہت بڑا ثبوت تھا۔" (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء ص ۵)

مولانا محمد حسین مرحوم اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟ اس کا اندازہ کرنے سے پہلے مولانا کی حیثیت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

مرحوم عالم تھے نبی یا ملہم نہ تھے۔ آپ کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو غلط اور صحیح میں فرق دکھادیں۔ مرزا صاحب کے متعلق بھی آپ کی یہی پوزیشن تھی کہ ان کی اصلیت پبلک پر ظاہر کردیں۔ مولانا مرحوم اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے؛ اس کا ثبوت مقدمہ بہاولپور ہے جس میں مرزا صاحب اور ان کے اتباع کے کفریات دکھائے جارہے ہیں جس سے لوگوں کو نفرت پر نفرت بڑھتی جارہی ہے۔ کیا اس حالت میں بھی کہا جائیگا کہ مولانا مرحوم ناکام رہے۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا الہام تھا۔

"لا نبقی لک من المخزیات ذکرا" (الوصیۃ)

(تمہارے (مرزا کے) حق میں ذلیل کرنیوالی کوئی بات ہم نہ چھوڑیں گے)

یعنی ہر بات جس کی وجہ سے تم (مرزا) لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتے ہو سب صاف کر دینگے۔ کیا ایسا ہوا؟ اگر تم لوگ کہو گے کہ ایسا ہوگیا تو اللہ آسمان زمین کے باشندے سب، بلکہ تمہارے ضمیر بھی تمہاری تکذیب کرینگے۔ پس مرزا صاحب اور مولانا محمد حسین میں سے کون کامیاب ہوا؟ اپنے دل سے پوچھو۔

علاوہ اس کے سنت اللہ کے مطابق چاہئیے تھا کہ مولانا محمد حسین مرزا صاحب سے پہلے انتقال کرتے۔ کیونکہ بفحوائے مضمون مذکور بالا مخالفین انبیاء کے حق میں سنت اللہ یہی ہے۔ دوم مرزا صاحب نے مولانا مرحوم کو وزیر فرعون